بدھ | 22۔اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 234 | بدھ 19 جمادی الثانی ۔1418ھ 22 اخاء 1376ہش 22 اکتوبر 1997ء

ضروری اعلان برائے التواء سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع مجوزہ مورخہ 31۔اکتوبر۔ یکم و دو نومبر 1997ء کے لئے ابھی تک انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی۔ جملہ اراکین مجلس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان تاریخوں میں اجتماع نہیں ہو گا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس میں یہ اطلاع پہنچادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے' لیکن اگر کوئی عفو کرے' مگر وہ عفو بے محل نہ ہو' بلکہ اس عفو سے اصلاح مقصود ہو' تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ مثلاً اگر چور کو چھوڑ دیا جائے تو وہ دلیر ہو کر ڈاکہ زنی کرے گا۔ اس کو سزا ہی دینی چاہئے۔ لیکن اگر دو نوکر ہوں اور ایک ان میں سے ایسا ہو کہ ذرا سی چشم نمائی ہی اس کو شرمندہ کر دیتی اور اس کی اصلاح کا موجب ہوتی ہو' تو اس کو سخت سزا مناسب نہیں۔ مگر دوسرا عمداً شرارت کرتا ہے' اس کو عفو کریں تو بگڑتا ہے۔ اس کو سزا ہی دی جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 331)

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کی ترقی اور اس کی کامیابی اور خدا کے حضور سرخرو ہونے کے لئے کچھ قواعد مقرر ہیں۔ ان کی نگہداشت کے بغیر نہ ترقی ہو سکتی ہے نہ انسان کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں ناممکن ہو جاتی ہیں۔ جب تک اس رستہ کو اختیار نہ کیا جائے کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خالی زور کسی جگہ کام نہیں آتا آج علوم کی ترقی میں جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے کہ زور تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے پہلوانوں کو چنے کے برابر گولی ختم کر سکتی ہے۔ گاؤں کے گاؤں کا صفایا آنکھ سے نظر نہ آنے والے کیڑوں کے ذریعہ ڈاکٹر اور سائنس دان لوگ کر سکتے ہیں۔ یہ جنگ جو جرمنی فرانس اور انگلستان وغیرہ ممالک کے درمیان ہوئی اس میں جانبین نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اس طریق کو اختیار کیا کہ کہیں تپ محرقہ کے جراثیم اور کہیں ہیضہ کے جراثیم سے اپنے بنی نوع کی جانیں لیں۔ یہ وہ ہتھیار تھے جو نظر نہ آتے تھے۔ مگر کس طرح ان سے ہزاروں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ریل کا ایک انجن اس قدر وزن کھینچ کر لے جاتا ہے کہ پچاس ہاتھی بھی اتنے بوجھ کو جنبش نہیں دے سکتے۔ یہ سب تدبیر کے کھیل ہیں۔

غرض وہی کام جو زور سے نہیں ہو سکتا تدبیر سے احسن طور سے ہو سکتا ہے۔ اسی نکتہ کو نہ سمجھنے کے باعث لوگوں نے اسلامی عبادات کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اسلام نے پانچ وقت (عبادت) فرض کی ہے مگر یہی عبادت بعض اوقات میں پڑھنی ناجائز قرار دی ہے۔ روزے رکھنے حلال ہیں اور فرض ہیں مگر زیادہ سے زیادہ اگر کوئی نفلی روزے رکھنے چاہے تو ایک دن چھوڑ کر رکھ سکتا ہے۔ ہمیشہ روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اور بعض ایام میں قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ اپنے اموال کا غربا میں تقسیم کرنا ثواب کا موجب ٹھہرایا بلکہ بعض اوقات فرض کیا ہے۔ مگر مرنے والے کو اپنے مال سے ایک ثلث سے زیادہ دینے کی ممانعت کی ہے۔ تو عبادات مقرر کی ہیں۔ اور ان پر زور دیا ہے مگر انہی عبادتوں کے بجالانے سے دوسرے وقت میں روک بھی دیا ہے۔ لیکن (دین حق) کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا بعض نے رات کی عبادت کو ضروری بتایا ہے اور کہہ دیا کہ ساری رات الٹے لٹکے رہو یا کھڑے رہو۔ بعض نے مال خدا کی راہ میں دینے کا حکم دیا اور کہہ دیا کہ سارے کا سارا دو۔ روزے کا حکم دیا اور ساری عمر کے لئے دیا۔ غرض (دین حق) نے عبادت کو ایک گر اور قاعدے کے ماتحت رکھا ہے۔ تاکہ اس کا کوئی نتیجہ اور فائدہ مترتب ہو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ تم اگر ایک گز زمین میں دس من غلہ ڈھیر کر دو اور توقع یہ رکھو کہ اس سے بہت سا غلہ پیدا ہو گا۔ تو یہ غلطی ہو گی بلکہ اس دس من کی بجائے ایک چھٹانک غلہ اتنی زمین میں ڈالا جائے تو وہ اس دس من سے زیادہ پھل دے گا۔ کیونکہ یہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک بیج جو زمین میں ڈالا جائے اس میں سے ہر ایک دانے میں کچھ فاصلہ ہونا چاہئے۔ گیہوں یا مکی یا باجرہ یا کوئی جنس من بھر زمین میں ڈال دی جائے اور اس قاعدے کو مدنظر نہ رکھا جائے تو بے وقوفی ہو گی۔ من بھر وہ کام نہیں دے سکتا جو قاعدے کے ماتحت ڈالا ہوا ایک چھٹانک دے سکتا ہے۔

بہت لوگ ہیں جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ خدا کو خود ساختہ اور ایسے رستوں سے ملنا چاہتے ہیں جن سے وہ نہیں ملتا۔ خود قاعدے بناتے ہیں۔ اور قدرتی اور خود خدا کے بتائے ہوئے قاعدہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ان سے کہاں خدا مل سکتا ہے۔ اس طرح تو خواہ ساری عمر لٹکتے رہو۔ خواہ اپنا سارا مال اپنے بنی نوع کی خاطر قربان کر دو۔ خواہ تم کتنا ہی خوف ظاہر کرو۔ عبادت میں سختی اٹھاؤ۔ اپنا مال خرچ کرنا۔ خدا سے خوف ظاہر کرنا جب اس طریق پر ہو گا جس طریق پر خدا نے بتایا ہے تو اس کا کوئی مفید نتیجہ ہو گا۔

(از خطبہ 17۔اکتوبر 1921ء)

ooo

نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم عبد المنان صاحب ربوہ کے نکاح کا اعلان بہمراہ عزیز مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صاحب ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب شاہدرہ لاہور بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 19۔اکتوبر 1997ء کو بعد عصر بیت الفضل لندن میں فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

○ مکرم قدیر الرحمان صاحب ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مسرت پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب احمد نگر سے۔/15000 روپے حق مہر پر مورخہ 23۔ ستمبر 1997ء کو بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرم قدیر الرحمان صاحب مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ربوہ کے پوتے اور چوہدری عبد الغنی صاحب کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب کاتب کارکن نظارت اشاعت کے بیٹے چوہدری محمد افضل صاحب جاوید ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کو مورخہ 97-10-14 کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب (وفات یافتہ) آف بیٹی حال امر سدھو لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے باعمر' سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22 اخاء 1376 ہش | 22 اکتوبر 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری ولی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ بڑے غور و فکر کے بعد یہ راز ہم پر کھلا ہے کہ (کلام الٰہی) کے جس جس مقام پر کوتہ اندیشوں نے اعتراض کئے ہیں۔ اسی مقام پر اعلیٰ درجہ کی صداقتوں اور معارف کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ جس پر ان کو اس وجہ سے اطلاع نہیں ملی کہ وہ حق کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور (کلام الٰہی) کو محض اس اس لئے پڑھتے ہیں کہ اس پر نکتہ چینی اور اعتراض کریں۔ یاد رکھو (کلام الٰہی) کے دو حصے ہیں بلکہ تین ایک تو وہ حصہ جس کو ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی جو امی ہوتے ہیں سمجھ سکتے ہیں اور دوسرا وہ حصہ ہے جو اوسط درجہ کے لوگوں پر کھلتا ہے۔ اگرچہ وہ پورے طور پر امی نہیں ہوتے' لیکن بہت بڑی استعداد علوم کی بھی نہیں رکھتے اور تیسرا حصہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اعلیٰ درجہ کے علوم سے بہرہ ور ہیں اور فلاسفر کہلاتے ہیں۔ یہ (کلام الٰہی) ہی کا خاصہ ہے کہ وہ تینوں قسم کے آدمیوں کو یکساں تعلیم دیتا ہے۔ ایک ہی بات ہے جو امی اور اوسط درجہ کے آدمی اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفر کو تعلیم دے جاتی ہے۔ یہ (کلام الٰہی) ہی کا فخر ہے کہ ہر طبقہ اپنی استعداد اور درجہ کے موافق فیض پاتا ہے۔

○ کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ اس کی ساری باتیں بری حالت کی اچھی ہوں' لیکن سوال یہ ہے کہ انسان اچھی باتوں کی کیوں پیروی نہیں کرتے؟ میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا کہ اصل بات یہ ہے کہ انسان فطرتاً کسی بات کی پیروی نہیں کرتا جب تک کہ اس میں کمال کی مہک نہ ہو اور یہی ایک سر ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرتا رہا ہے اور خاتم النبیین کے بعد مجددین کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے' کیونکہ یہ لوگ اپنے عملی نمونہ کے ساتھ ایک جذب اور اثر کی قوت رکھتے ہیں اور نیکیوں کا کمال ان کے وجود میں نظر آتا ہے اس لئے کہ انسان بالطبع کمال کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔ اگر انسان کی فطرت میں یہ قوت نہ ہوتی' تو انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کی بھی ضرورت نہ رہتی۔

○ یاد رکھو کہ فضائل بھی امراض متعدیہ کی طرح متعدی ہونے ضروری ہیں۔ (صاحب ایمان) کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو اس درجہ پر پہنچائے کہ وہ متعدی ہو جائیں۔ کیونکہ کوئی عمدہ سے عمدہ بات قابل پذیرائی اور واجب التعمیل نہیں ہو سکتی' جب تک اس کے اندر ایک چمک اور جذب نہ ہو۔ اس کی درخشانی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور جذب ان کو کھینچ لاتا ہے اور پھر اس فعل کی اعلیٰ درجہ کی خوبیاں خود بخود دوسرے کو عمل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ دیکھو! حاتم کا نیک نام ہونا سخاوت کے باعث مشہور ہے۔ گو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ خلوص سے تھی۔ ایسا ہی رستم و اسفندیار کی بہادری کے فسانے عام زبان زد ہیں' اگرچہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ خلوص سے تھے۔ میرا ایمان اور مذہب یہ ہے کہ جب تک انسان سچا (صاحب ایمان) نہیں بنتا' اس کے نیکی کے کام خواہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں۔ وہ ریاکاری کے ملمع سے خالی نہیں ہوتے' لیکن چونکہ ان میں نیکی کی اصل موجود ہوتی ہے اور یہ وہ قابل قدر جوہر ہے' جو ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے بایں ہمہ ملمع سازی و ریاکاری' وہ عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔

○ دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے' مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا ایک خاص تعلق ہے۔ اہل عرفان لوگوں نے بشریت اور ربوبیت کے جوڑہ پر بہت لطیف بحثیں کی ہیں۔ اگر بچے کا منہ پتھر سے لگائیں تو کیا کوئی دانشمند خیال کر سکتا ہے کہ اس پتھر میں سے دودھ نکل آئے گا اور بچہ سیر ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر جب تک انسان خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا' اس کی روح ہمہ نیستی ہو کر ربوبیت سے تعلق پیدا نہیں کر سکتی اور نہیں کرتی جب تک کہ وہ عدم یا مشابہ بالعدم نہ ہو' کیونکہ ربوبیت اسی کو چاہتی ہے۔ اس وقت تک وہ روحانی دودھ سے پرورش نہیں پا سکتا۔

لہو میں کھانے پینے کی تمام لذتیں شامل ہیں۔ ان کا انجام دیکھو کیا بجز کثافت کے اور کیا ہے۔ زینت' سواری' عمدہ مکانات پر فخر کرنا یا حکومت و خاندان پر فخر کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ بالآخر اس سے ایک قسم کی حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو رنج دیتی اور طبیعت کو افسردہ اور بے چین کر دیتی ہے۔

○ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر' دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے' جس کو اللہ سے واسطہ نہیں رہتا۔ بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے (-) تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں اور رزق اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے' وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتے ہیں۔ صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا' تو جو کچھ کسی کے پاس تھا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سب سے اول کمبل پہن کر آ گئے۔ پھر اس کمبل کی جزاء بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اول خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی' خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آ سکتا ہے' جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

عرصۂ شب ہے فقط نورِ سحر ہونے تک
اشک بے آب ہی رہتا ہے گہر ہونے تک
بیج بوتے ہیں تو کرتے ہیں حفاظت اس کی
وقت لگتا ہے بہت اس کو شجر ہونے تک
سجدۂ شکر میں گر جانا بھلا لگتا ہے
اور رہو یونہی دعاؤں میں اثر ہونے تک

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقین عمل

کام کے مطابق زور لگانا ضروری ہے

فرمایا:- آج میں جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنے اندر محنت اور قربانی کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔ اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ کسی قوم کی حالت ترقی پذیر نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کے خواص و عوام میں محنت اور قربانی کی عادت نہ ہو۔ دنیا میں قوموں پر کئی شکلوں میں مشکلات اور کئی صورتوں میں ابتلاء آتے رہتے ہیں۔ مگر ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ استقلال اور بہادری سے ایسی مشکلات کا مقابلہ کیا جائے مگر یہ روح تبھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان کے مطابق کام بھی کریں۔ یعنی جتنی زیادہ ذمہ داریاں ہوں۔ اتنا ہی زیادہ کام بھی کیا جائے۔ کیونکہ جب تک اندازے کے مطابق کام نہ کیا جائے وہ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہوا کرتا۔ اس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کئی دفعہ ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ کسی بھوکے کے منہ میں صرف ایک لقمہ روٹی کا دے دینے سے اس کی بھوک دور نہیں ہو سکتی اور کسی پیاسے کے منہ میں ایک قطرہ پانی ڈال دینے سے اس کی پیاس نہیں رک سکتی۔ یعنی جب تک بھوکے کو اتنی غذا نہ مہیا کی جائے جس سے اس کا پیٹ بھر سکے۔ یا جب تک ایک پیاسے کو اتنا پانی نہ دیا جائے جس کو وہ سیر ہو کر پی سکے۔ اس وقت تک نہ وہ بھوکا اور نہ وہ ہی پیاسا بھوک اور پیاس کی تڑپ کو دور کرسکتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کی صحت قائم یا بحال ہو سکتی ہے۔

یہی حال کاموں کا بھی ہوتا ہے۔ جتنا بڑا کام ہو تو اتنی ہی اس کے لئے محنت صرف کی جائے۔ تو وہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اگر کام تو بڑا ہو اور انسان زور تھوڑا لگائے یا محنت کم کرے تو وہ اس کو کبھی سرانجام نہ دے سکے گا۔ مثلاً ایک اگر کسی دریا کا کنارہ ٹوٹ جائے۔ تو اگر کوئی شخص وہاں مٹھی سے مٹی ڈالنا شروع کردے تو خواہ وہ کتنی بھی مٹھیاں ڈالے۔ مٹی بھی ضائع ہو جائے گی اور دریا کا پانی بھی نہ رک سکے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس کنارے پر ایک ایک پتھر پھینکنا شروع کردے تو وہ پتھر پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ ہی بہتے چلے جائیں گے اور سوائے اس کے کہ اس شخص کا وقت ضائع ہو اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکے گا۔ البتہ اس کام کے لئے اگر یہ انتظام کردیا جائے کہ اتنے پتھر اور اتنی مٹی وہاں پھینکی جائے جو پانی کو روک سکیں تو پہلے پانی کا زور ٹوٹنا شروع ہو جائے گا اور پھر آہستہ آہستہ پانی بالکل رک جائے گا۔ مثلاً پہلے پانی کے بہاؤ کی طاقت سو تھی اور جب اس طاقت کے مقابلہ میں اتنی مٹی اور پتھر ڈال دیئے گئے جن کی طاقت دس تھی تو پانی کی طاقت نوے رہ جائے گی۔ پھر اگر اتنے ہی پتھر مٹی اور ڈال دیئے جائیں تو پانی کی طاقت اسی ہو جائے گی۔ اور مٹی اور پتھروں کی طاقت بیس ہو جائے گی۔ اسی طرح جتنی جتنی مقدار میں پتھر اور مٹی ڈالی جائے گی۔ اتنی اتنی مقدار میں پانی کی طاقت کم ہوتی جائے گی۔ آخر ہوتے ہوتے مٹی اور پتھروں کی طاقت پانی کے مقابلہ میں زیادہ ہو جائے گی۔ اور پانی رک جائے گا۔ پس کام کے مطابق طاقت کو خرچ کیا جائے۔ تو کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ دریا کے شکستہ کنارے پر مٹھی سے مٹی پھینکنے والا شخص یقیناً پاگل کہلائے گا۔ کیونکہ جب تک کام کے اندازے کے مطابق زور نہ خرچ کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اندازہ سے کم یا زیادہ طاقت خرچ کرنا پاگل پن کی بات ہوگی۔

ooo

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہوگئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گزرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافرخانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کرکے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کرکے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

مولانا عبدالباسط شاہد

ایک بیش قیمت تحفہ

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد --- متعدد مرتبہ ایک نہایت ضروری تمدنی امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ عید کے موقع پر تو آپ ضرور ہی اس امر کی یاددہانی بھی کروا دیتے ہیں کہ ہم اپنی عید کی خوشیوں میں اپنے بچوں کی عید کی خوشیوں میں غریب بچوں کی خوشیاں شامل کریں۔ اور مستحق و محتاج افراد اور بچوں کو ان کی عزتِ نفس کا پوری طرح خیال رکھتے ہوئے عید ملنے جائیں اور وہ اچھی اچھی چیزیں جو ہم اپنے بچوں کی خوشی کے لئے عید کے موقع پر خریدتے ہیں انہیں بھی تحائف کے طور پر پیش کریں۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک عید کا تذکرہ جو ہمارے اخبار الحکم میں شائع ہوا بہت دلچسپی کا موجب ہوگا۔

مدیر الحکم لکھتے ہیں۔

عید کی آمد پر آپ ایک درد سے مضطرب ہو گئے۔ یہ درد۔ یہ احساس ان بچوں اور ان عورتوں کی حالت کے تصور سے پیدا ہوا جو یتامیٰ اور بیوگان کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یتیم اور بیوہ کی عید غم و ماتم کا دن ہو سکتا ہے۔ ان کے گھروں میں عید اور ان کے قلوب میں مسرت کی لہر دوڑ نہیں سکتی۔ آپ نے (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت الثانی) لجنہ اماء اللہ کے فرائض میں یہ بات بھی رکھی تھی کہ وہ یتامیٰ کے ساتھ اس طرح پر محبت کریں کہ ان کے وہ جذبات محبت و مسرت جو دب جاتے ہیں پھر سلگ اٹھیں اور اس پر آپ نے عمل درآمد کروایا بھی ہے کہ لجنہ کی ممبر یتامیٰ کو بلا کر دعوتیں دیتی ہیں اور ان سے اس طرح محبت و پیار کا برتاؤ کرتی ہیں جیسے اپنے عزیزوں سے۔ اس عید کی تقریب پر حضرت کی ہمدردی نے جوش مارا اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب (جو بعد میں مولانا عبدالرحیم درد کے نام سے مشہور ہوئے اور سلسلہ کی شاندار خدمات کی توفیق پائی) کو اپنی جیب سے ایک معقول رقم دی کہ نہایت عمدہ زردہ تیار کرکے علی الصبح تمام یتامیٰ اور بیوگان اور دوسرے مساکین کے ہاں تقسیم کیا جاوے اور.... ہر بچے کو.... عیدی بھی دی جاوے۔

چنانچہ فوراً فہرست تیار ہوئی اور مولوی صاحب اپنے معاونین کی ایک جماعت لیکر اس کام میں مصروف ہوگئے۔ افسر لنگر خانہ (حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور ان کا عملہ رات بھی اس انتظام میں مصروف رہا اور فجر کے بعد قادیان کی گلیاں ان لوگوں کی چہل پہل سے ایک عجیب موثر نظارہ پیش کر رہی تھیں جو یتامیٰ اور مساکین اور بیوگان کے گھروں پر کھانا لئے ہوئے جا رہے تھے۔ وہ بچے اور وہ عورتیں جنہوں نے رات ایک افسردگی کے ساتھ بسر کی تھی جن کے داغ جگر تازہ ہو رہے تھے اپنی بے کسی پر حیران تھیں۔ ان کی قلبی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی جبکہ سب سے پہلے ان کے گھروں پر پلاؤ زردہ کے رکاب تقسیم ہو رہے تھے اور نہایت محبت اور پیار کے ساتھ بچوں کو عیدیاں دی جارہی تھیں یہ نظارہ سنگدل سے سنگدل انسان کی قلب پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ میں نے جب تقسیم طعام کی ایک جماعت کو دیکھا میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے کہ خدا نے ہم کو ایسا امام دیا ہے جس کے دل میں ہمارا غم اور درد ہم سے زیادہ ہے۔ اس مرنے والے کو اپنی اولاد کی کیا فکر جس کو یقین ہو کہ وہ ایسے محسن آقا کے ہاتھ میں اپنے بچوں کو چھوڑے جاتا ہے جو عید کا کھانا نہیں کھاتا جب تک کہ اسے یہ رپورٹ نہ مل جائے کہ سب کھا چکے ہیں۔ اور وہ اپنے بچوں میں ایک پیسہ نہیں تقسیم کرتا جب تک بن باپ بچوں کو تقسیم نہیں کر لیتا۔ (الحکم 14 مئی 1924ء)

عید کی مناسبت سے قادیان میں کئی طریق سے غرباء کو عید کی خوشی میں شامل کرنے کا ذکر آتا ہے۔ ایک ایسے ہی موقعے پر حضرت امام جماعت ثانی نے جماعت کو ایک بیش بہا تحفہ دیتے ہوئے فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اس سے زیادہ متکفل ہوتا ہے جتنا ماں باپ اپنے بچوں کے متکفل ہوتے ہیں پس انسان کو اپنے تعلقات کی بنیاد اس محبت پر رکھنی چاہئے جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نسبت ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق ایسا رکھتے ہیں جو صرف خوف پر مبنی ہوتا ہے لیکن ایسا تعلق کبھی بھی انسان کے اندر روحانیت پیدا نہیں کرتا۔ وہی تعلق روحانیت پیدا کرتا ہے جس میں خوف کے ساتھ محبت بھی شامل ہو بلکہ محبت کا پہلو غالب ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... میری رحمت تمام صفات پر غالب ہے..... میں نے اپنی ساری عمر میں جو کچھ (کلام الٰہی) سے حاصل کیا ہے اور جو اس کے مخفی خزانے مجھ پر کھلے ہیں ان کی بنیاد اس امر پر ہے کہ میں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر دوسری محبت سے زیادہ محسوس کیا ہے..... پس آج عید کے دن جبکہ ہر ایک کا دل خوشی سے معمور ہے اور جب عزیز عزیز کو تحفہ دینے کی خواہش رکھتا ہے اور جب دوست اپنے دوست کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کو عید کا تحفہ پیش کروں کہ ہمارا خدا کامل محبت ہے کوئی محبت اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتی.... اس کی محبت ایک سورج ہے جس کے مقابل پر تمام محبتیں جگنو کی چمک سے بھی کم ہیں پس اس محبت کو لے لو اور اس محبت کو اپنے دل میں جگہ دو کہ اس سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں جس کو یہ محبت مل گئی اسے سب کچھ مل گیا اور جسے یہ نہ ملی وہ دنیا کی ہر ایک نعمت سے محروم رہا.... میں نہیں سمجھ سکتا کہ..... کیوں (صاحب ایمان) اس لئے دینی قانون پر عمل کرتا ہے کہ کہیں خدا اس کو سزا نہ دے۔ یہ سزا کا خیال ہمارے دل میں پیدا ہی کیوں ہو خدا نے ہمارے لئے حکم اس لئے نازل نہیں کئے کہ ہم ان کو توڑیں اور سزا پائیں بلکہ

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ

اساتذہ کا کام اور مقام

درج ذیل انٹرویو الفضل کے ادارہ کے ایک رکن نے مکرم انور اقبال سیفی ایم۔ فل۔ سے لیا۔

ادارہ۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آج کل جو یہ کہا جاتا ہے کہ تعلیم کا معیار گر رہا ہے اس میں آپ کے خیال میں طالب علم کا بھی کوئی حصہ ہے یا نہیں۔

انور اقبال سیفی۔ طالب علم کا بھی اس میں حصہ ہے ضرور ہے اس لئے کہ استاد کا کام تو کلاس میں تعلیم دینا ہے وہ دے کر چلا جاتا ہے لیکن اس کو یاد رکھنا اور طریقے سے یاد رکھنا یہ تو طالب علم ہی کا کام ہے۔ گھر پر جا کر اس کی دہرائی کرنا اور صحیح طریق سے نوٹ بنانا یہ تو بہرحال طالب علم کا کام ہے۔ اگر وہ لیکچر کو صحیح طریق پر سمجھ سکا ہے کلاس روم میں۔ تو وہ اس کو بہتر طریق سے تیار کر سکتا ہے۔ اس طرح بہرحال امتحان کی تیاری بہترین طریق سے ہو سکتی ہے

ادارہ۔ لیکن اگر کلاس میں اسے سمجھ نہ آئے تو کیا کرنا چاہئے۔ کیونکہ پڑھانے والا شخص تو پورا پیریڈ پڑھا کر چلا جاتا ہے۔ اور عام طور پر وہ نہیں چاہتا کہ درمیان میں اسے کسی بات پر روکا یا ٹوکا جائے۔

سیفی۔ جہاں تک روکنے ٹوکنے کا سوال ہے۔ یہ درست ہے کہ کوئی بھی استاد یہ نہیں چاہے گا کہ لیکچر کے دوران اسے روکا جائے۔ لیکن میرے خیال میں ہر استاد کو لیکچر کے بعد تھوڑا سا وقت ضرور ایسا رکھنا چاہئے جس میں طالب علم اس سے سوال کریں۔ اور جو چیزیں سمجھ میں نہیں آئیں ان کو پوری طرح سے اس سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد بھی اگر ان کی سمجھ میں بات نہ آئے تو طالب علم کسی بھی وقت اساتذہ سے ملیں۔ اور ان سے اپنے مسائل حل کرنے میں ان کی مدد لیں۔ تو میرا خیال ہے کہ اس بات کے لئے ایک استاد کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے کہ وہ ایک طالب علم کے مسائل حل کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے۔

ادارہ۔ اس طرح استاد کے تیار رہنے کا یہ مطلب بھی ہوا کہ وہ اپنے طالب علموں کو واقعی پوری طرح علم دینا چاہتا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جو استاد اس طرح کرتے ہیں وہ ہمیشہ بعد میں بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ بلکہ ساری عمر ان کے شاگرد اپنے آپ کو ان کے شاگرد سمجھتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں۔

تو کیا آج کل عام طور پر استادوں کا رویہ یہ ہے کہ وہ سکول یا کالج کے وقت کے بعد اپنے شاگردوں کو ملاقات کا موقعہ دیں کیونکہ زیادہ تر دیکھا گیا ہے کہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ ٹیوشن رکھیں ضروری نہیں کہ ہر شخص ٹیوشن رکھنے کے قابل ہو۔ بعض والدین ایسے ہوتے ہیں جو ٹیوشن نہیں رکھ سکتے بچوں کے لئے۔

سیفی۔ میرے خیال میں ٹیوشن کا جو رجحان چل پڑا ہے یہ بہت غلط ہے۔ ہر استاد کو چاہئے کہ وہ تمام تر امتحان کی تیاری سکول ہی میں کروائے کالج میں ہی کروائے یونیورسٹی میں ہی کروائے۔ ٹیوشن کی نوبت ہی نہ آئے۔ یہ ٹھیک کہ سارے دن میں اس کے چند پیریڈ ہوتے ہیں لیکن اس کے علاوہ تمام وقت سکول کالج میں رہے تاکہ اگر طالب علموں کو کسی چیز کی ضرورت پڑے۔ کوئی مدد چاہتے ہیں تو اس وقت استاد ان کی مدد کر سکے۔ اور اگر یہ چیز شروع ہو جائے۔ صحیح معنوں میں اس پر عمل کیا جائے تو میرے خیال میں ٹیوشن کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ عام مسائل تو وہیں حل ہو جائیں گے۔

ادارہ۔ عام طور پر اساتذہ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کی تنخواہیں کم ہیں۔ اس لئے وہ پوری طرح پڑھا نہیں سکتے۔ یا طالب علموں کو پوری طرح پڑھانے کے لئے وہ انہیں ٹیوشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ تو کیا آج کل واقعی اساتذہ کی تنخواہیں کم ہیں۔ یا یہ کہ قناعت کا مادہ کم ہو گیا ہے۔ آخر پہلے بھی تو استادوں کی تنخواہیں کوئی وزیروں کے برابر تو نہیں ہوتی تھیں۔ تھوڑی تھوڑی تنخواہیں ہوتی تھیں۔ وہ بڑی دلچسپی لے کر طالب علموں کو پڑھاتے تھے۔ اور انہیں پوری طرح قابل بنا دیتے تھے۔

سیفی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قناعت کا مادہ بھی کم ہو گیا ہے لیکن میرے خیال میں ایک استاد کو وہ تنخواہ نہیں مل رہی جو ملنی چاہئے میرے نزدیک سکول کالج یونیورسٹی ہر سطح پر تمام استاد اصل میں ملک کی Cream ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ تعلیم دے رہے ہیں اور ایسے لوگ تیار کر رہے ہیں جو آئندہ ملک چلانے کے قابل ہوں۔ اس لئے بہرحال ان کو اونچے درجے پر رکھنا چاہئے اور ان کی تنخواہیں زیادہ ہونی چاہئیں تاکہ وہ آرام سے آسودگی سے اپنے کام سرانجام دے سکیں اور اپنے کام میں لگن دکھائیں خوشی محسوس کریں۔

ادارہ۔ ان کا خیال ہے کہ معاشرے میں عام طور پر انہیں پوری عزت نہیں دی جاتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری عزت دی تو جاتی ہے لیکن ان اساتذہ کو جو بڑی نیک نامی حاصل کرتے ہیں۔ اگر کوئی استاد اچھی طرح پڑھائے بھی نہ اور معاشرے سے اچھا سلوک بھی نہ کرے تو اسے عزت نہیں دی جا سکتی۔ میرا خیال ہے کہ اساتذہ کو اگر اپنی حیثیت کا خیال ہو اور وہ پوری دیانت داری کے ساتھ پڑھائیں تو معاشرے میں ضرور انہیں عزت ملے گی۔ آپ کا کیا خیال ہے۔

سیفی۔ یہ بات بالکل درست ہے اگر وہ واقعی دیانت داری سے کام کریں تو بہرحال ان کو عزت ملے گی۔ اصل میں یہ ٹیچرز سٹوڈنٹس کا آپس میں رابطہ ہے۔ Relationship ہے۔ یہ دوستانہ ماحول کا رابطہ ہے۔ یہ ڈانٹ ڈپٹ کی بات نہیں ہے۔ بات سمجھانے کے لئے انہیں بہت تحمل مزاجی سے کام لینا ہوتا ہے۔ جس سے تعلقات بڑھتے ہیں اور اس طرح سے بہرحال ان کی شہرت بھی بڑھتی ہے۔ وہ دیانت دار کہلاتے ہیں اور اچھے مزاج کے سمجھے جاتے ہیں۔ بہرحال ان لوگوں کی زیادہ قدر ہوتی ہے معاشرے میں۔ ہمیشہ وہی لوگ یاد رکھے جاتے ہیں۔ جو ڈانٹ ڈپٹ اور مار کٹائی کے استاد ہوتے ہیں اور اسی پر یقین رکھتے ہیں ان کی بس مار ہی یاد رہ جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بہت سی چیزیں ان کی مار سے یاد ہو جاتی ہیں۔ لیکن مار ان کی بہرحال یاد رہتی ہے تو معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے کے لئے استاد کو بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔ وہ ایک زینے کی مانند ہے جو خود تو اپنی جگہ قائم رہتا ہے لیکن اپنے طلبہ کو اونچے سے اونچا لے جاتا ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اس کو بہرحال محنت کرنی پڑتی ہے۔

ادارہ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کوئی ایسے استاد بھی ہیں جنہیں معاشرے میں پوری عزت ملتی ہے آپ نے علم اساتذہ سے ہی پڑھا ہے۔ ان میں سے کوئی استاد ایسے ہیں جو اس بات سے مطمئن ہوں کہ واقعی انہیں معاشرے میں عزت ملی ہے۔

سیفی۔ سکول کے دور میں کئی ایسے استاد تھے جنہیں معاشرے میں عزت ملی ہے۔ میرے نزدیک ان کی جو عزت ہے بہرحال وہ دوسرے اساتذہ سے بہت زیادہ ہے۔ میں ان میں سے چند ایک کا نام لیتا ہوں۔ سکول کے زمانے میں ہمارے ایک استاد محترم احمد علی صاحب تھے۔ میرے نزدیک ان کی بہت عزت ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ دوستانہ ماحول میں ہم نے ان سے پڑھا۔ انہوں نے ہمیں ہر چیز سکھائی بڑے دوستانہ ماحول میں۔ ڈانٹ ڈپٹ بھی ہوتی تھی لیکن صرف ڈانٹ ڈپٹ نہیں تھی۔ ان کا بات سمجھانے کا انداز ہمیں بہت پسند آیا۔ کالج کے زمانہ میں یہاں پر تعلیم الاسلام کالج میں شریف خان صاحب کا نام ہے۔ وہ میرے بہت محترم استاد ہیں۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں اور میں ان سے ہمیشہ مشورہ کرتا ہوں۔ کیونکہ ان کا تجربہ بہت زیادہ ہے اور میرے نزدیک ان کا مقام جو ہے معاشرے میں وہ بہت باعزت مقام رکھتے ہیں۔

ادارہ۔ آپ نے انگلستان میں بھی تعلیم حاصل کی ہے کیا وہاں بھی کوئی ایسا استاد ہے جسے آپ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیں گے۔

سیفی۔ وہاں بھی استاد ایسے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں اپنے ہی سپروائزر کا نام لوں گا۔ جان الیگزینڈر جنہوں نے میرا کام سپروائز کیا۔ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں اس لئے کہ آج تک تمام اساتذہ کو اگر دیکھا جائے تو وہ ایک واحد استاد ہیں جو ہمیشہ ہر وقت اپنے آپ کو میرے لئے بلکہ تمام طالب علموں کے لئے مہیا رکھتے تھے۔ کبھی یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ یہ کہہ دیں کہ میں اس وقت فارغ نہیں ہوں۔ یا میں فلانی جگہ پر جا رہا ہوں۔ ایسی بات ہی نہیں تھی۔ انہوں نے یہ کہا ہوا تھا اگر آپ کو کسی وقت بھی ضرورت پڑے یا آفس کے ٹائمنگز کے علاوہ یونیورسٹی کے ٹائمنگز کے علاوہ تو آپ مجھے گھر سے بلا سکتے ہیں۔ میں ہرگز انکار نہیں کروں گا۔ آپ کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ ظاہر ہے ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ایک استاد معزز ہو جاتا ہے۔ زیادہ عزت پاتا ہے۔

ادارہ۔ آپ نے زیادہ تر یہ کہا ہے کہ میرے نزدیک ایسا ہے۔ کیا جن اساتذہ کا آپ نے نام لیا ہے معاشرہ بھی انہیں باقاعدہ باعزت سمجھتا ہے یا نہیں اور ان کی قدر کرتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔

سیفی۔ معاشرہ ان کی قدر ضرور کرتا ہے ان کے طلباء ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جس معاشرے میں اس وقت وہ جہاں بھی موجود ہیں یہ چیز سامنے ضرور آتی ہے کہ یہ اساتذہ بہرحال بہت محترم اساتذہ ہیں ویسے تو سب اساتذہ محترم ہوتے ہیں۔ اور ان کا احترام ہوتا ہے لیکن یہ وہ اساتذہ ہیں جن کا ذکر اکثر ملنے جلنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اور معاشرے میں ان کی عزت کا پتہ چلتا ہے کہ ان کا مقام کیا ہے۔

ادارہ۔ آپ تے پہلی جماعت سے لے کر ایم فل تک کتنے ہی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ لیکن آپ نے صرف دو تین اساتذہ کا نام لیا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں ان دو تین اساتذہ کے علاوہ بھی کچھ اساتذہ ہیں جنہوں نے معاشرے میں اچھا مقام حاصل کیا ہے اور انہیں عزت دی جاتی ہے اور وہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے طلباء کو بہت اچھی طرح تعلیم دی ہے۔ اور اپنے فرائض کو صحیح طور پر سرانجام دیا ہے۔ اگر کوئی اور بھی ایسے اساتذہ ہیں تو ان کا نام بھی لے دیجئے۔

سیفی۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک میرے تمام اساتذہ میرے لئے قابل احترام ہیں میں تمام کی عزت کرتا ہوں۔ یہ تو صرف چند ایک کا نام اس لئے لیا ہے کہ ان کے ساتھ میرا رابطہ ابھی تک قائم ہے۔

میں اس سلسلے میں مکرم مبارک انصاری صاحب مکرم مسعود عاطف صاحب مکرم مبارک احمد صاحب عابد اور مکرم اسماعیل صاحب جو ہمیں سکول میں عربی پڑھاتے تھے بہت پیار کرنے والے اور بہت اچھی طرح اپنے طلباء کا خیال رکھنے والے۔ ان اساتذہ کے علاوہ بھی کئی اور استاد ہیں جن کو اس زمرے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سب کی فہرست بنانا مشکل ہے جنہیں میں سمجھتا ہوں کہ معاشرے میں انہوں نے مقام حاصل کیا اور اب وہ میرے ذہن میں نہیں ہیں میں ان سے معذرت کا طلبگار ہوں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

اس لئے نازل کئے ہیں کہ ہم کو ان سے ہدایت اور رہنمائی حاصل ہو اور ایسی پاکیزگی ہمارے دل میں پیدا ہو جائے جسکی وجہ سے ہم اپنے قدوس خدا کو دیکھ سکیں۔ اس کی گرمی کو محسوس کر سکیں اس کی شفقت کے ہاتھ کو چھو سکیں اور اپنے دل کو خدا تعالیٰ کے انوار سے منور کر سکیں۔

(الفضل 4 جنوری 1936ء)

OOO

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ دوسرے سالانہ ورزشی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان منعقدہ 26'27'28- ستمبر 1997ء

مجلس اطفال الاحمدیہ کے بانی حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی صحت جسمانی کا خاص طور پر خیال رکھے تا خدمت دین میں وہ کسی سے پیچھے نہ رہے۔"

اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تعلیمی اور روحانی ترقیات میں جسمانی صحت ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چونکہ احمدی بچوں پر آئندہ بہت سی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ اس لئے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ اطفال کی علمی' ذہنی اور اخلاقی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کیا جائے۔ اکتوبر 1994ء میں اطفال کے علمی ذوق کو اجاگر کرنے کے لئے ملکی سطح پر مرکز سلسلہ میں پہلے سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے یہ سلسلہ بفضل تعالیٰ جاری ہے۔ مگر ورزشی مقابلہ جات کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی رہی۔ چنانچہ گذشتہ سال 1996ء میں مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ پاکستان نے اطفال کے پہلے ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد کی اجازت کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی خدمت میں درخواست کی جسے آپ نے منظور کر لیا۔

افتتاح امسال دوسرے سالانہ ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 26- ستمبر 1997ء کو بوقت 8 بجے صبح ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ افتتاح سے قبل تمام علاقہ جات کی ٹیمیں اپنے کوچز اور نگرانوں کے ہمراہ ایوان محمود ہال سے باہر قطاروں میں کھڑی تھیں۔ سٹیج پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ پاکستان کے ممبران کھڑے تھے سٹیج سے باری باری ہر علاقہ کے نام کا اعلان کیا جاتا وہ ایک گائیڈ کی راہنمائی میں نہایت وقار اور نظم و ضبط کے ساتھ ایوان محمود ہال کے اندر اپنے علاقے کے لئے مقررہ جگہوں پر کھڑے ہوتے رہے۔ ہر علاقہ اپنے مخصوص رنگ کے لباس میں تھا۔

تقریب کا آغاز حسب دستور تلاوت سے ہوا جس کی سعادت عزیزم تنویر احمد صاحب نے حاصل کی۔ وعدہ اطفال محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دہروایا۔ نظم عزیزم صباح الظفر نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم اسد اللہ غالب صاحب منتظم اعلیٰ نے ان مقابلہ جات کی اہمیت واضح کی۔ آپ نے محترم مہمان خصوصی کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ محترم راجہ منیر احمد خان صاحب 10- ستمبر 1962ء کو پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک کیا۔ 84ء میں بی۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے پاس کرنے کے بعد آپ نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ 1990ء میں جامعہ احمدیہ سے درجہ شاہد کا امتحان پاس کیا اور ضلع فیصل آباد میں آپ کی بطور مربی سلسلہ پہلی تقرری ہوئی۔ نومبر 1990ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی منظوری سے آپ کا تقرر بطور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہوا۔ اس عرصہ میں آپ نے ایم اے کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ ستمبر 92ء میں آپ کا نام حضرت صاحب نے علم کلام میں تخصص کے لئے منظور فرمایا۔ آپ کو شروع ہی سے اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ محلہ دارالبرکات ربوہ میں 1977ء تا 1983ء بطور منتظم اطفال اور زعیم خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں بطور ناظم اطفال' ناظم تربیت اور نائب مہتمم مقامی 1990ء تک خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

1990ء تا 1992ء معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اور 93-92ء میں مہتمم تربیت مقرر ہوئے۔ 1993ء کے بعد سے اب تک بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان آپ کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ آج مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو دوسرے سالانہ ورزشی مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے بیرون ربوہ سے تشریف لانے والے اطفال کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں مفید نصائح کیں۔ اور فرمایا کہ کھیل کے اندر ایک مقصدیت نظر آنی چاہئے۔ آپ نے اطفال کو کھیل کے دوران نظم و ضبط' اطاعت' مضبوط عزم و ہمت اور پابندی وقت اور ہر حال میں سچائی پر قائم رہنے کی تلقین کی۔ محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ آج آپ یہ عہد کریں کہ غلط بیانی کو کسی صورت میں قبول نہیں کریں گے اور سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ساری دنیا میں سچائی کا قیام ہی جماعت احمدیہ کا مقصد ہے۔ اور یہی وہ سچائی ہے جس سے ہم ہر موقع پر اخلاقی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ آخر میں محترم صدر مجلس نے اطفال کو دعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے دعا کو ایک ہتھیار قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ چونکہ باقی تمام دنیا کے بچوں سے مختلف ہیں اس لئے اس احساس کو اپنے اندر زندہ رکھتے ہوئے دنیا کے سامنے جسمانی' تعلیمی' اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ایک بہترین نمونہ پیش کریں۔ اللہ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی اور یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس افتتاحی تقریب میں 9 علاقہ جات سے 189 کھلاڑی شامل ہوئے۔ اس ریلی میں نمائندگی کے لحاظ سے پاکستان کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے سو فیصد علاقوں نے دوسرے سالانہ ورزشی مقابلہ جات میں شرکت کی۔

انتظامیہ ورزشی مقابلہ جات کے انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کے لئے مختلف شعبہ جات کے منتظمین مقرر کئے گئے جن کے نام بغرض دعا و ریکارڈ پیش ہیں۔ ان مقابلہ جات کے نگران اعلیٰ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب مہتمم اطفال پاکستان تھے تاہم ان کے بیرون ملک سفر پر ہونے کے باعث محترم مرزا عبدالصمد صاحب بطور نگران اعلیٰ مقرر ہوئے۔

نگران اعلیٰ: محترم مرزا عبدالصمد صاحب۔ نائب نگران اعلیٰ نمبر1۔ مکرم حافظ حفیظ الرحمان صاحب۔ نائب نگران اعلیٰ نمبر 2۔ مکرم عبدالرشید صاحب۔ منتظم اعلیٰ۔ مکرم اسد اللہ غالب صاحب۔ نائب منتظم اعلیٰ نمبر1۔ مکرم محمد نصیر اللہ صاحب۔ نائب منتظم اعلیٰ نمبر2۔ مکرم عامر احمد خان طارق صاحب۔ منتظم حاضری و نگرانی۔ مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب۔ منتظم رجسٹریشن۔ مکرم محمد افضل فہیم صاحب۔ منتظم رابطہ۔ مکرم محمود احمد خان صاحب۔ منتظم خوراک۔ مکرم غلام احمد سرور صاحب۔ ایڈیشنل منتظم خوراک۔ مکرم عطاء القدوس صاحب۔ منتظم رہائش و نظم و ضبط۔ مکرم وسیم احمد فضل صاحب۔ ایڈیشنل منتظم رہائش۔ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب۔ منتظم تربیت و روشنی۔ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب طاہر۔ منتظم مہمان نوازی۔ مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب۔ ایڈیشنل منتظم مہمان نوازی۔ مکرم درویش احمد خان صاحب۔ منتظم مقابلہ جات۔ مکرم نصیب احمد بٹ صاحب۔ ایڈیشنل منتظم مقابلہ جات۔ مکرم انیس احمد ندیم صاحب۔ منتظم آب رسانی۔ مکرم سلطان محمود ناصر صاحب۔ منتظم صفائی۔ مکرم محمد ایوب طاہر صاحب۔ منتظم طبی امداد۔ مکرم قدرت اللہ شاد صاحب۔ منتظم ریکارڈ و اشاعت۔ مکرم امان اللہ امجد صاحب۔ منتظم تزئین و انعامات۔ مکرم محمد نصیر اللہ صاحب۔ منتظم ریکارڈنگ و تصاویر۔ مکرم محمد احسن اجمل صاحب۔

مندرجہ بالا انتظامیہ کے علاوہ ہر کھیل کے الگ الگ انچارج بھی مقرر کئے گئے جن کے اسماء یہ ہیں۔

انچارج کبڈی۔ مکرم ناصر احمد خان صاحب۔ انچارج فٹ بال۔ مکرم طارق شبیر صاحب۔ انچارج باسکٹ بال۔ مکرم ملک ہود احمد صاحب۔ انچارج سوئمنگ۔ مکرم سلیم احمد بھٹی صاحب۔ انچارج۔ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس۔ عبدالمعطی شاہد صاحب۔ انچارج اتھلیٹکس۔ مکرم نعیم اللہ خان ملی صاحب۔ انچارج تیاری گراؤنڈ۔ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب طاہر۔

مقابلہ جات فٹ بال' کبڈی' باسکٹ بال' سوئمنگ' بیڈمنٹن' ٹیبل ٹینس' اتھلیٹکس۔ تمام مقابلہ جات خدا کے فضل سے نہایت نظم و ضبط اور باہمی پیار و محبت کے ماحول میں ہوئے اور اطفال نے نہایت محنت اور تیاری کے ساتھ شرکت کی۔

فٹ بال فٹ بال کا فائنل میچ مورخہ 28- ستمبر کو دارالرحمت غربی کی گراؤنڈ میں ہوا۔ یہ میچ علاقہ ربوہ اور علاقہ راولپنڈی کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ربوہ کی ٹیم فاتح قرار پائی۔ اور راولپنڈی دوسرے نمبر پر رہا۔

کبڈی پنجاب کے اس روایتی کھیل میں علاقہ ربوہ اور علاقہ گوجرانوالہ کی ٹیمیں فائنل میں مد مقابل تھیں یہ میچ انتہائی دلچسپ تھا۔ سخت مقابلے کے بعد علاقہ گوجرانوالہ نے یہ میچ جیت کر پہلی پوزیشن حاصل کی اور علاقہ ربوہ کی ٹیم دوسری پوزیشن کی حق دار قرار پائی۔ علاوہ ازیں واقفین نو کا کبڈی کا ایک نمائشی میچ بھی کروایا گیا جسے شائقین نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی مکرم سید قمر سلیمان صاحب نائب وکیل وقف نو تھے۔ واقفین نو بچوں کا گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔

باسکٹ بال باسکٹ بال کے فائنل میں علاقہ ربوہ کی ٹیم نے راولپنڈی کی ٹیم کو ہرا کر پہلی پوزیشن حاصل کی اور راولپنڈی دوسرے نمبر پر رہا۔

سوئمنگ سوئمنگ کے تمام مقابلہ جات ربوہ کے اطفال نے تمام پوزیشن حاصل کر کے اپنا ریکارڈ برقرار رکھا۔ سوئمنگ کے نتائج درج ذیل ہیں۔

بٹر فلائی 50 میٹر اوپن اول۔ احمد خالد وقاص ربوہ۔ دوم۔ صالح احمد ربوہ۔ سوم۔ رضوان احمد ربوہ۔

بریسٹ سٹروک 50 میٹر۔ اول۔ رضوان احمد ربوہ' دوم۔ بلال احمد ربوہ۔ سوم۔ مدثر عثمان ربوہ۔

بیک سٹروک 50 میٹر۔ اول۔ صالح احمد ربوہ۔ دوم۔ مدثر عثمان ربوہ۔ سوم۔ بلال احمد ربوہ۔

فری سٹائل 50 میٹر۔ اول۔ رضوان احمد ربوہ۔ دوم۔ بلال احمد ربوہ۔ سوم۔ احمد خالد وقاص ربوہ۔

فری سٹائل 400 میٹر۔ اول۔ احمد خالد وقاص ربوہ۔ دوم۔ صالح احمد ربوہ۔ سوم۔ رضوان احمد ربوہ۔

اتھلیٹکس مجموعی طور پر 131 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ جات کے نتائج کچھ یوں ہیں۔

دوڑ سو میٹر۔ اول۔ مدثر احمد کراچی۔ دوم۔ محمد نور طارق ربوہ۔ سوم۔ شاہد احمد ربوہ۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا

مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر31326 میں ماجدہ رشید بنت شیخ رشید احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی وزنی 3.4 گرام مالیتی 1434 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ماجدہ رشید 13/33 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر5844 گواہ شد نمبر2 شیخ رشید احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر31327 میں اظہر حفیظ فراز ولد چوہدری حفیظ احمد قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ نو مرلہ مالیتی نوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اظہر حفیظ فراز ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 حفیظ احمد وصیت نمبر27639 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر29406۔

مسل نمبر31328 میں امتہ الحسیب زوجہ وحید احمد ریحان قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی نمبر2 ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی بیس ہزار روپے (3) رہائشی مکان برقبہ دس مرلہ واقع دارالنصر غربی نمبر2 مالیتی چار لاکھ روپے اور زرعی زمین برقبہ ساڑھے دس ایکڑ واقع چک نمبر 5/2L گڑ مہاراجہ مالیتی پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 26000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحسیب 31/3 دارالنصر غربی نمبر2 گواہ شد نمبر1 وحید احمد ریحان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد ولد خلیل احمد دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر31329 میں محمد ظفراللہ ولد نذر محمد کھوکھر قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 15 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/4 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار صد پندرہ روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفراللہ 13/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 تصور احمد وصیت نمبر21135 گواہ شد نمبر2 مرزا بشیر احمد وصیت نمبر28780۔

مسل نمبر31330 میں عبدالحنان ولد اللہ رکھا قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر38 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 2534 روپے ماہوار بصورت تنخواہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحنان کوارٹر نمبر38 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالرشید کارکن مال آمد ربوہ گواہ شد نمبر2 خواجہ صفی الدین قمر کوارٹر نمبر68 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر31331 میں محمد اکرم قریشی ولد قریشی محمد انور صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر60 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکرم قریشی کوارٹر نمبر60 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد انور قریشی والد موصی وصیت نمبر16911 گواہ شد نمبر2 طاہر احمد قریشی۔

مسل نمبر31332 میں نادیہ نورین بنت محمد رمضان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر21 سال بیعت 6 ستمبر 1992ء ساکن چک نمبر109 ر۔ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی وزنی نصف تولہ مالیتی تین ہزار روپے اور چاندی کا سیٹ مالیتی گیارہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نادیہ نورین چک نمبر109 ر۔ب مسعود آباد P.O چک نمبر109 روڈا ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 رانا محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر27533 گواہ شد نمبر2 محمد ارشد نعیم مسل نمبر30959۔

بقیہ صفحہ 5

دوڑ 200 میٹر۔ اول۔ عامر حفیظ گوجرانوالہ۔ دوم۔ زاہد احمد ربوہ۔ سوم۔ بشیر احمد گوجرانوالہ۔

دوڑ400 میٹر۔ اول۔ شاہد احمد ربوہ۔ دوم۔ شبیر احمد گوجرانوالہ۔ سوم۔ ضیاء محمد ربوہ۔

دوڑ 800 میٹر۔ اول۔ خرم منظور ربوہ۔ دوم۔ محمد عمر ربوہ۔ سوم۔ شاہد احمد ربوہ۔

اونچی چھلانگ۔ اول۔ وقاص احمد ربوہ۔ دوم۔ توقیر احمد کراچی۔ سوم۔ اظہر احمد اعوان ربوہ۔

لمبی چھلانگ۔ اول۔ عامر حفیظ گوجرانوالہ۔ دوم۔ شاہد احمد ربوہ۔ سوم۔ قمر اسلام ربوہ۔

نشانہ غلیل۔ اول۔ محمد عمر ربوہ۔ دوم۔ عامر حفیظ گوجرانوالہ۔ سوم۔ ذیشان احمد ربوہ۔

بیڈ منٹن سنگل۔ اول۔ محمد معظم ربوہ۔ دوم۔ عطاء الفہیم ربوہ۔ سوم۔ خالد سعدی ربوہ۔

بیڈ منٹن ڈبل۔ اول۔ محمد معظم + محمد عطاء الفہیم ربوہ۔ دوم۔ خالد سعدی + وسیم احمد ربوہ۔ سوم۔ میر وسیم رشید + محمود احمد تبسم گوجرانوالہ۔

ٹیبل ٹینس سنگل۔ اول۔ شیخ حماد احمد منصور لاہور۔ دوم۔ مقصود احمد کراچی۔ سوم۔ انس باجوہ لاہور۔

ٹیبل ٹینس ڈبل۔ اول۔ شیخ حماد احمد + انس باجوہ لاہور۔ دوم۔ آصف احمد + معین احمد طاہر ربوہ۔ سوم۔ نداء الحق + مقصود احمد کراچی۔

خصوصی انعامات برائے خصوصی تعاون

شاہد منصور ناظم اطفال علاقہ لاہور، طارق احمد نگران علاقہ حیدر آباد، خالد محمود صاحب قائد علاقہ سرگودھا، ملک ہود احمد نگران باسکٹ بال، نعیم اللہ خان ملی نگران اتھلیٹکس، طارق شبیر نگران فٹ بال، عبدالمعطی شاہد صاحب نگران بیڈ منٹن و ٹیبل ٹینس۔

نیز محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اپنی طرف سے کبڈی، فٹ بال اور باسکٹ بال میں اول آنے والے علاقہ جات کو مبلغ ایک ایک ہزار روپے نقد انعام دیا۔

حوصلہ افزائی کے انعامات

علی رضی اللہ۔ احمد حبیب کوئٹہ۔ راشد محمود لاہور۔ معین احمد۔ طاہر احمد۔ بابر ذیشان، عدنان محمود ربوہ۔ شفیق الرحمن۔ مجیب انجم۔ طارق محمود۔ عامر محمود۔ شاہد احمد حیدر آباد۔ طاہر احمد۔ نوید الاسلام راولپنڈی۔ فخر احمد منگلا، بشارت اللہ سرگودھا۔

مجموعی طور پر تمام مقابلہ جات میں علاقہ ربوہ اول قرار پایا۔ جب کہ بہترین اتھلیٹ کا اعزاز مکرم عامر حفیظ گوجرانوالہ نے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سب امتیاز حاصل کرنے والوں کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

اختتامی تقریب

28۔ ستمبر1997ء بوقت 10 بجے ایوان محمود کے ہال میں اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت عزیز سید حفاظت احمد نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے پاکستان نے وعدہ اطفال دوہرایا۔ نظم پڑھنے کی سعادت عزیزم صادق ایوب صاحب کے حصہ میں آئی۔ بعد میں عزیزم صادق ایوب اور ان کے ساتھیوں نے ایک خوبصورت ترانہ (کلام محترم ثاقب زیروی صاحب) پیش کیا جس کا پہلا شعر تھا۔

قلب و نظر کی شمعیں فروزاں کریں گے ہم
یوں اہتمام جشن بہاراں کریں گے ہم

منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ان مقابلہ جات میں نو علاقہ جات سے کل 327۔ اطفال شامل ہوئے جب کہ کبڈی میں 7 ٹیمیں اور باسکٹ بال میں 3 ٹیمیں' بیڈ منٹن سنگل میں 30 اطفال' بیڈ منٹن ڈبل میں 30 اطفال ٹیبل ٹینس سنگل میں 28 اطفال اور ٹیبل ٹینس ڈبل میں 20 اطفال نے حصہ لیا۔ سوئمنگ میں 48 کھلاڑی شامل ہوئے۔ جبکہ اتھیلٹکس میں 131 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

محترم منتظم اعلیٰ نے اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آپ محترم صاجزادی امتہ الحکیم صاحبہ اور محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے صاجزادے ہیں۔ آپ محمود آباد سندھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بقیہ تعلیم ربوہ میں آکر حاصل کی۔ بی اے کرنے کے بعد آپ نے 16 سال تک مسلم کمرشل بینک کی ملازمت کی۔ چونکہ خدمت دین کا جذبہ آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ اس لئے آپ نے بینک کے مینجر جیسے عہدہ کو چھوڑ کر اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ آج کل آپ ناظر مال خرچ کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں آپ کو بطور مہتمم مقامی' مہتمم اطفال اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ اس وقت مجلس انصار اللہ پاکستان میں نائب صدر صف دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اس کے بعد محترم شاہ صاحب نے کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہ آپ نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو مبارک باد پیش کی کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ان مقابلہ جات کے انعقاد کی توفیق بخشی۔

آپ نے فرمایا کہ کھیل آوارگی سے بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان کھیلوں کا بنیادی مقصد اطفال کی تربیت ہے۔ اس لئے کھیل کے میدان میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایسی فتح کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں جس سے خدا ناراض ہوتا ہو۔ پانچ بنیادی اخلاق پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اور ساتھ ساتھ جائزہ لینا چاہئے کہ ہم ان کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے۔ پس کھیل کے میدان میں ہم ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو ہم دنیا کے سامنے ایک عظیم الشان نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ آپ نے آخر میں حضرت امام جماعت الثانی کا ایک ارشاد پیش کیا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ بچوں کے کھیل کود کے زمانہ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہئے جو ان کی ذہنی قوتوں کو جلا بخشنے والا ہو۔ ان کی صحت کو اور ذہن کو فائدہ پہنچانے والا ہو اور آئندہ زندگی میں کام آئے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے ان بابرکت ارشادات کے ساتھ ہی محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب کو ختم کیا اور دعا کروائی اس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان تمام اطفال' ناظمین اطفال' اضلاع و علاقہ' قائدین اضلاع و علاقہ' منتظمین معاونین' ریفری صاحبان' شعبہ سمعی بصری پاکستان اور شعبہ سمعی بصری خدام الاحمدیہ پاکستان کی بے حد ممنون ہے جنہوں نے ان مقابلہ جات کے کامیاب انعقاد کے لئے ہر ممکن تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

ooo

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 24- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات۔
1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
3-30 حکایات شیریں۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 18۔
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36۔(94-7-13) حصہ دوئم۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ۔ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 30۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔یو۔کے۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ از حضرت صاحب۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 جرمن سروس۔

ہفتہ 25۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان "فرسٹ ایڈ"
1-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ پروڈکشن عیسائی پادری فل آرمز کو جواب۔ ازایم۔اے چیمہ حصہ 24۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔ حصہ 30۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔ "فرسٹ ایڈ"۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 اسیران راہ مولا سے گفتگو۔ سانگھڑ۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 کوئز۔ کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔ میزبان عبدالسمیع خان
11-00 جرمن سروس۔

اتوار 26۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-30 چلڈرنز کلاس۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ڈسک۔ ٹیک ٹاک۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 چلڈرنز کلاس۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ کریسنٹ گرامر سکول بمقابلہ یونیک سکالرز اکیڈمی۔ ربوہ۔
11-00 خطبہ۔ از حضرت صاحب۔
12-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام۔ حاصل پور۔
11-00 جرمن سروس۔

سوموار 27۔ اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔ محبت کلام الٰہی۔
1-30 درس کلام الٰہی نمبر 19۔(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔یو۔کے۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام۔ حاصل پور۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
7-00 ....
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔ تعلیمی پروگرام حاصل پور۔
11-00 درس کلام الٰہی نمبر 19۔(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔یو۔کے۔
12-30 بیت بازی۔ "کلام الٰہی کی محبت"
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سپورٹس۔ بیڈ منٹن۔ ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
4-05 تلاوت۔خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر 41۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔ ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 21- اکتوبر- 1997ء

درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم کے پریس سیکرٹری صدیق الفاروق نے کہا ہے کہ وزیراعظم محمد نواز شریف چیف جسٹس کے خط کا جواب آئندہ اڑتالیس گھنٹوں میں صدر مملکت کو بھجوادیں گے۔ ماہرین جواب کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ ملک کسی فرد واحد کی انا یا ضد کا تحمل نہیں ہو سکتا ماضی میں غلام اسحاق خان کی ضد اور بے نظیر بھٹو کی لوٹ مار کی وجہ سے کافی نقصان ہو چکا ہے وزیراعظم کے خلاف سماعت چیف جسٹس کی بجائے 12 ججوں پر مشتمل فل بنچ کو کرنی چاہئے۔ صدر اور کسی ادارے کے سربراہ کے درمیان خط و کتابت کبھی پبلک نہیں ہوتی۔ چیف جسس کا خط اخبارات میں شائع نہ کروایا جاتا تو صورت حال مختلف ہوتی۔ اب نواز شریف کا جواب بھی شائع ہو سکتا ہے۔ وزیراعظم کے پریس سیکرٹری مسٹر صدیق الفاروق نے اخبار نویسوں کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا ہے۔

سابق چیف جسٹس آف پاکسان نسیم حسن شاہ کے اس موقف سے اتفاق کرتے ہیں کہ چیف جسٹس کو وزیراعظم کے خلاف کسی مقدمہ کی سماعت نہیں کرنی چاہئے۔ نواز شریف کے خلاف کیس کا غصے میں ٹھیک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ ججوں کی تقرری کے بارے میں ججوں کی اکثریت چیف جسٹس سے متفق نہیں ہے۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق حکومت نے چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں ریفرنس بھجوانے کے علاوہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کے تعین کا مسئلہ پارلیمنٹ میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم سپریم جوڈیشل کونسل میں ریفرنس دائر کرنے کے بارے میں قانونی نکات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

○ ایوان صدر میں 3 بڑوں یعنی صدر فاروق احمد خان لغاری وزیراعظم محمد نواز شریف اور جنرل جہانگیر کرامت کی اہم ملاقات ہوئی اور پاک امریکہ تعلقات، مسئلہ کشمیر و افغانستان، ایشیائی امور اور بھارت کے ساتھ روابط اور ایف 16 طیاروں جیسے معاملات پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں امریکی نائب وزیر خارجہ کے ساتھ مذاکرات کے لئے پاکستانی موقف کو حتمی شکل دی گئی۔ صدر اور وزیراعظم کے میڈیا ایڈوائزروں نے وضاحت کی ہے کہ اس ملاقات میں عدلیہ کے بارے میں قطعاً کوئی بات نہیں ہوئی۔

○ گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ کی بھی صدر مملکت سے ملاقات ہوئی۔ نواز شریف کے ساتھ ملاقات میں صدر لغاری نے ججوں کی تقرری کے حوالہ سے اظہار تشویش کیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے چیف جسٹس آف ہائی کورٹ کی مرضی کے بغیر انہیں سپریم کورٹ بھیجے اور عدلیہ میں ججوں کی تقرری کے لئے ججوں کے درمیان مشاورت کرنے کے لئے دائر درخواست پر اٹارنی جنرل پاکستان اور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو نوٹس جاری کرتے ہوئے معروف قانون دان شریف الدین پیرزادہ اور ایس ایم ظفر کی معاونت طلب کر لی ہے عدالت نے اس کیس کی سماعت کے لئے بڑا بنچ تشکیل دینے کی بھی سفارش کی ہے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ ججوں کے معاملے سے احتیاط کے ساتھ نمٹا جائے اور اسے پبلسٹی کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف کے خلاف گندم کی درآمد اور باربرداری میں بے ضابطگیوں اور خورد برد کے الزامات کے حوالے سے سپریم کورٹ میں پیپلز پارٹی کے سابق وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی کی درخواست کی ابتدائی کارروائی شروع ہو گئی ہے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے سماعت کی۔ اس سلسلہ میں سابق وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے دستاویزات پیش کیں۔

○ تیل اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے سپریم کورٹ میں چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ سے ملاقات کی اور حکومت اور سپریم کورٹ کے درمیان ججوں کی تعداد کے معاملے پر مفاہمتی فارمولہ پر چیف جسٹس سے بات چیت کی۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے لئے 12 جج کافی ہیں۔ 17 ججوں سے عدالت نہیں مجمع لگے گا۔ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اخلاقی طور پر نواز حکومت کے خلاف سماعت کے مجاز نہیں ہیں۔ یہ مقدمات قانونی طور پر سیاسی نوعیت کے ہیں۔ سماعت فل کورٹ کو کرنی چاہئے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سازش کے تحت عدلیہ کے وقار کو کم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

○ سینیٹر سیف الرحمان نے وزیراعظم پاکستان کا ایک خصوصی پیغام چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کو پہنچایا۔

○ ملک کے سینیئر وکلاء نے سپریم کورٹ کے ججوں کے تقرر اور چیف جسٹس کی فل کورٹ سے مشاورت کے معاملہ میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور فاضل جج صاحبان کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات طے کرانے کے لئے اپنا کردار بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ ملتان میں دہشت گردوں نے دعوت اسلامی کی اجتماع گاہ کے باہر سے اغوا کئے گئے چار افراد کو ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کلاشنکوف کے برسٹ مار کر ہلاک کر دیا۔ جبکہ دو معجزانہ طور پر بچ گئے۔

○ معروف قانون دان وہاب الخیری نے کہا ہے کہ عدلیہ سے محاذ آرائی کر کے نواز شریف بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ ملک میں ایسی عدلیہ چاہتے ہیں جو ان کے سامنے تھر تھر کانپتی ہو۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت میری کردار کشی پر ایک کروڑ ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ سوئس عدالت میں ان سب کا پول کھول دوں گی۔ اور فیصلہ کے بعد نواز شریف حکومت اور سینیٹر سیف الرحمٰن کے خلاف دعویٰ دائر کروں گی۔ مخالف مجھے پارلیمنٹ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ میں بھاگنے والی نہیں ہوں۔ مقابلہ جاری رکھوں گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے عالمی بینک کے وفد کو پنجاب حکومت کی ترقیاتی حکمت عملی سے آگاہ کیا اور وفد نے حکومت پاکستان سے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد نے ججوں کی تقرری کے معاملے پر کہا ہے کہ جو کچھ بھی ہے اچھا نہیں ہے۔ بے حد دکھ کی بات ہے۔ میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

○ عالمی بینک کے صدر جیمز ڈی نے دورہ پاکستان کے موقع پر کہا ہے کہ پاکستان دفاعی اخراجات کم کرے۔ ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کی جائے۔ ٹیکس اکٹھا کرنے کے انتظامات بہتر بنائے جائیں۔ جنرل سیلز ٹیکس نافذ کیا جائے۔ زرعی ٹیکس لگایا جائے۔ قومی ادارے غیر موثر ہیں۔ انصاف وقت پر نہیں ملتا۔ قرضے اور بل ادا نہیں ہوتے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی نیک پروین کا نام تبدیل کر کے یمی ناصر رکھ لیا ہے آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ناصرہ پروین 39/54 دارالعلوم شرقی نمبر1 ربوہ

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
لاہور فون: 5163862
Email : LHR01728 @ paknet1.ptc.pk

خوشخبری
بیرون ملک سفر، تعلیم، سپانسرشپ اور امیگریشن قوانین سے متعلق پیشہ وارانہ خدمات کیلئے آپ کے معاون اور مددگار
فاروق لاء ایسوسی ایٹس
B-10 چغتائی پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون: 825275

هوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
خورشید
یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون 211538

طلائی چوڑیوں کی انواع و اقسام ورائٹی
اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
★ صرف 72 گھنٹوں میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں
● ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں
● [illegible] میں تشریف لاسکتے ہیں
فون دکان 22837
رہائش 22175
النسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

انوکھی پیشکش
117 ادویات ہومیو ادویات کا خوبصورت بریف کیس پلائی وڈ۔ ریگزین / فارمیکا سے تیار کردہ تالے اور چابی کے ساتھ معہ دیدہ زیب ہینڈل۔ جرمن بیک پوٹینسی سے تیار کردہ شوابے / ایک ویگ سٹائل سیل بند ادویات (10ML وائل) ادویات کی خاص علامات کا کتابچہ ہمراہ

	ریگولر قیمت	20 نومبر تک تعارفی قیمت
ریگزین	2050/-	1875/-
فارمیکا	2150/-	2025/-

ختم ہونے پر آپ 15/- روپیہ فی دوائی کے حساب سے سیل بند ادویات جب چاہیں خرید لیں
پاکستان بھر میں سیل پوائنٹ کیلئے رابطہ کریں
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ
(ملکی اور غیر ملکی ہومیو ادویات کا ہول سیل مرکز)
فون: 766-04524